

احکام شرعیہ میں حالاتِ زمانہ کی رعایت

— (مولانا محمد تقی صاحب ایبٹنی، ناظم دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) —

بعض مسلمانوں کی کھیتی | حضرت عمرؓ نے سیاستِ شرعیہ کے تحت بعض مسلمانوں کی کھیتی جلانے کا حکم دیا۔
جلانے کا حکم دیا | ان المسلمین زرعوا بالشام مسلمانوں نے "شام" میں کھیتی کی جب یہ خبر عمرؓ
بلغ عمر بن الخطاب فامر باحراقہ لے | کو پہنچی تو اس کے جلانے کا حکم دے دیا۔

یہ روایت مرسل ہے اس میں "اسد" راوی ضعیف ہے ممکن ہے یہ حکم اس وقت دیا ہو جبکہ ہر ایک کا
وظیفہ مقرر کر کے مسلمانوں کو کھیتی یاڑی کرنے سے روک دیا تھا جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

اس قسم کے ہر اقدام اور سیاستِ شرعیہ کے ہر فیصلہ کے لئے قرآن و سنت سے دلیل کی ضرورت نہیں
ہے۔ بس اس قدر کافی ہے کہ مصلحتِ عامہ سے اس کا تعلق ہو۔ اور اصولِ کلیہ پر زرد نہ پڑتی ہو۔

ان السياسة فعل ینشی من الحاكم | سیاست وہ فعل ہے جس کو حاکم مصلحت کے پیش نظر
لمصلحة براءها وان لم یرو بذلک | مناسب سمجھ کر کرتا ہے اگرچہ اس فعل کی کوئی
الفعل دلیل خبری۔ ۲

جس درخت کے نیچے بیعت ہوئی تھی | حضرت عمرؓ نے اس درخت کے کاٹنے کا حکم دیا جس کے نیچے رسول اللہ
اُس کو کاٹنے کا حکم دیا۔ | صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ میں بیعت لی تھی :-

امر عمر بن الخطاب لقطع الشجرة التي | حضرت عمرؓ کے حکم سے وہ درخت کاٹ دیا گیا،
لویع تحتها النبي صلی اللہ علیہ وسلم | جس کے نیچے لوگوں نے رسول اللہ سے بیعت کی
فقطعها لانهم كانوا یدہبون یصلون | تھی کیونکہ لوگ جا کر اس کے نیچے نماز پڑھتے تھے
تحتها فحاف علیہم الفتنة ۳ | جس سے فتنہ کا اندیشہ ہو گیا تھا۔

۱۰۹ | المعلى ح احکام المزارعة والمساقات ص ۶۱۱ - لے جامع التعزیر الخاتمة فی السياسة ص ۱۰۹

آثار و مظاہر سے محبت طبعی امر ہے جس کی رعایت ضروری ہے اور کبھی اس قدر عقلی بن جاتی ہے کہ ہر ہوش مند اس کے ذریعہ دینی کا ذکر کو تقویت پہنچاتا ہے، لیکن عام حالت میں یہ محبت اگر اس حد تک تجاوز کر جائے کہ شرعی احکام کے مراتب نہ قائم رہ سکیں یا سیاسی بازیگر اس سے کھیلنا شروع کر دیں تو دینی لحاظ سے مستقل فتنہ بن کر ہلاکت و بربادی کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ عمرؓ کا قول ہے :-

انما هلك من كان قبلکم بهذا تم سے پہلے لوگ اس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے
يتبعون آثار انبياءكم فاتخذو انبياء کے آثار کی اتباع کرتے تھے پھر ان کو
هاكتاس وبعيا عبادت خانے بنا لئے۔

فتنہ ارتداد کا زمانہ ختم ہو چکا تھا جس میں ”سندان عشق“ کی نمود ضروری تھی اور ابو بکرؓ یہ کہنے میں حق بجانب تھے کہ ”اگر رسی کی زکوٰۃ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور مجھے نہ دیں گے تو میں جہاد کروں گا۔ اب ”جام شریعت“ کی حفاظت کا زمانہ تھا جس میں ”جام و سنداں باختن“ کا مظاہرہ ناگزیر تھا۔ اور عمرؓ درخت کو کاٹ دینے میں حق بجانب تھے۔ کہاں معمولی رسی کی زکوٰۃ نہ دینے پر جہاد کا اعلان اور کہاں ذات اقدس سے مشرف درخت کے نیچے نماز پڑھنے پر ہلاکت و بربادی کا پیغام ؟ اس قسم کے واقعات سے جس طرح حالات و زمانہ کی رعایت کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ”ہر ہوسنا کے نڈاند جام و سنداں باختن“۔

دفا تر قائم کر کے لوگوں | حضرت عمرؓ نے توسیعی پروگرام کے تحت دفا تر قائم کئے اور لوگوں کے وظیفے کے وظیفے مقرر کئے۔ مقرر کئے۔ خالد بن ولید نے تجویز پیش کی:

قد کنت بالثمام مزایم مفلوکھا میں نے شام میں بادشاہوں کو دیوان مرتب
دولوا دیوانا و جند و اجنوداً۔ ہے کرتے اور فوج بھرتی کرتے دیکھا ہے۔
البوسفیان نے یہ اعتراض کیا:

ادیوان مثل دیوان بنی الاصفرانک کہ کیا آپ رویوں جیسے دفا تر قائم کریں گے ؟ اس
ان فرصت للناس اتکلوا علی الدیوان کے بعد لوگ اپنے اپنے وظیفوں پر تکیہ کر لیں گے اور
وترکوا التجارة فقال عمر لا بد من هذا تجارت چھوڑ دیں گے ؟ عمر نے کہا کہ اس کے بغیر چارہ
فقد کثر فی المسلمین ہے کیونکہ مسلمانوں کے ”فے“ کا مال کثیر ہو گیا ہے

۳۵۵ ایضاً ہے الاحکام السلطانیة للفاصلی ابی یعلیٰ فضل فی وضع الدیوان ص ۲۲۱۔ فتوح البلدان ذکر العطاء فی

یہ بھی واضح رہے کہ ”دیوان“ فارسی زبان میں شیاطین کا نام ہے۔

والدیوان بالفارسیۃ اسم للشیاطین۔ ۷

اور بعض نے دیوان کو ”دیوانہ“ کا مخفف کہا ہے۔ ۸

دفا تر قائم کر کے وظیفہ مقرر کرنے میں دود شواریاں تھیں۔ (۱) رومیوں سے مشابہت اور (۲) خود کار ذریعہ معاش سے بے رغبتی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے حالات و ضرورت کی رعایت سے اس کو ناگزیر سمجھا اور لوگوں کو دفتری نظام میں جکڑ کر بڑی حد تک ان کی آزادی سلب کر لی جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ عام قانون جاری کر کے مسلمانوں کو کھیتی باڑی سے روک دیا تھا اور شام میں کچھ لوگوں کی کھیتی بھی جلا ڈالی تھی۔

حضرت عمرؓ نے اس نظام کو یہاں تک ترقی دی کہ ”العوالی“ کے حکام سے وہاں کے لوگوں کی فہرست طلب کی اور ان کے وظیفہ مقرر کئے۔ نیز نومو لو د شیر خوار بچوں کا وظیفہ دودھ چھڑانے کے بعد سے مقرر کیا۔ لیکن جب دیکھا کہ مابین وظیفہ کی وجہ سے دودھ چھڑانے میں جلدی کر رہی ہیں تو پیدا ہونے کے بعد ہی سے وظیفہ کا حکم دے دیا۔ ۹

شخصی آزادی اور انفرادی ملکیت دو بڑے ”بت“ ہیں جن کی مدد سے ایک طبقہ ہاتھ پاؤں ہلاتے بغیر عیش کرتا ہے اور دوسرا طبقہ محنت و مشقت کے باوجود نان جویں کا محتاج رہتا ہے۔

بدقسمتی سے ذرائع پیداوار کی تنظیم میں ان دونوں ”بتوں“ کو مذہب کا سرٹیفکیٹ حاصل ہو گیا ہے جس کی بناء پر سرمایہ داروں کو مزید تقویت حاصل ہو گئی ہے۔ جب کبھی حالت و ضرورت کی بناء پر اجتماعی کاشت و تنظیم کا ذکر آتا ہے تو فوراً یہ کہہ کر مخالفت متروع کر دی جاتی ہے کہ اس میں لامذہبیت سرایت کی ہوئی ہے جو باہر سے برآمد کی گئی ہے گویا اسلام نے اس سلسلہ میں کوئی رہنمائی نہیں کی اور تنظیم و تقسیم میں حالت و ضرورت کا کوئی لحاظ نہیں کیا ہے حالانکہ قاضی ابو یوسف ہارون الرشیدؓ سے کہتے ہیں:-

وکل ما رأیت ان اللہ تعالیٰ یصلح بہ جس ”اقدام“ میں آپ سمجھیں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

امر الرعیۃ فافعلہ ولا توخرہ فانی رعایا کے امور کی اصلاح کرے گا اس میں تاخیر نہ کیجئے

ارجو ان یکون ذلك موسعا علیہ لے مجھے امید ہے کہ اس میں وسعت ہے۔

۷ الاحکام السلطانیۃ للقاضی ابی یعلیٰ وضع الدیوان ص ۲۲۱۔ ۸ الاحکام السلطانیۃ للماوردی وضع الدیوان

۹ فنزوح البلدان ذکر العطاء لے کتاب الخراج لابن یوسف فصل وسالت من ای وجہ تجری الخ ص ۱۱۵

بس اس قدر کافی ہے کہ وہ "اقدام" مصلحت پر مبنی اور مقاصدِ شرع سے ہم آہنگ ہو نیز کسی اصل و دلیل کے منافی نہ ہو:

الملاءمة لمقاصد الشرع بحيث لا تنافي اصلاً مصلحت مقاصدِ شرع کے مناسب ہو اور
من اصولہ ولا دليلاً من دلائله لے کسی اصل و دلیل کے منافی نہ ہو۔
عدل و توازن برقرار رکھنے اور سرحدوں کی حفاظت کے لئے مالداروں پر طرح طرح کے ٹیکس لگانے
کی اجازت ہے^{۱۲}۔ غلہ اور پھل وغیرہ سے اتنی مقدار وصول کرنے کی اجازت ہے کہ کوئی محروم اور
متوحش نہ ہونے پائے^{۱۳}۔

کیلا یؤدی تخصیص الناس الی تاکہ پھل وغیرہ میں لوگوں کی تخصیص قلوب کے متوحش
ایحاش القلوب۔^{۱۴} بنانے تک نہ پہنچائے۔
حالانکہ پہلے لوگوں سے یہ سب مراحتہ منقول نہیں ہے:

والم نقل مثل هذا من الاولین چونکہ پہلے سرکاری خزانہ میں زیادہ مال تھا اس لئے
لاقتناع مال بیت المال فی زمانہم یہ سب اولین سے منقول نہیں ہے بخلاف ہمارے
بخلاف زماننا فان القضية فيه احرى^{۱۵} زمانہ کے کہ معاملہ اس میں زیادہ وسیع ہے۔

جب شخصی آزادی و ملکیت پر اس قدر تصرفات ثابت ہیں تو اگر موجودہ دور میں اجتماعی کاشت و
تنظیم سے لوگوں کی محرومی اور وحشت و ورہوتی ہے تو شریعت میں اس کی کیوں کر اجازت نہ ہوگی؟

اور اجازت میں حدود و قیود کی پابندی کے ساتھ لازمہ ہیت کیسے سرایت کر جائے گی؟

اگر "عزید" کا مراحتہ ذکر نہیں ہے (اور ہونا بھی نہ چاہئے) تو اس سے اسلام کی جامعیت پر کوئی
حرف آتا ہے۔ اور نہ تنگ دل و تنگ نظر بننے کا کوئی موقع نکلتا ہے۔ خود صحابہ کرامؓ کو ایسے موقعے پر مراحت
کی تلاش ہوئی ہے اور نہ اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے بلکہ انھوں نے استدلال و استنباط کو درہم برتا کر
توسیعی پروگرام کو جاری رکھا ہے :-

۱۲۔ الاعتصام للشاطبی ۲ الفرق بین البدع والمصالح ص ۳۰۷۔ ۱۳۔ ایضاً ص ۲۹۶۔ ۱۴۔ ایضاً ص ۳۰۷۔
۱۵۔ ایضاً ص ۳۰۷۔ الفرق بین البدع والمصالح ص ۳۰۷۔

فاننا نعلم ان الصحابة رضی اللہ عنہم ہم جانتے ہیں کہ ان واقعات و حادثات میں جن میں
 حصروا نظرہم فی الوقائع التي لا نصوص صراحة نص نہیں ہے صحابہ کرامؓ نے اپنی نظر کو
 فیہا فی الاستنباط والردالی ما فهموه استنباط اور اصول ثابتہ سے جو کچھ سمجھا تھا اس
 من الاصول الثابتة ۱۶ کی طرف لوٹانے میں منحصر رکھا۔

جو حضرات اخلاق و عبادات کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام پر قائم رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں
 وہ اپنے انداز سے ایک کام کر رہے ہیں، لیکن جو لوگ اسلام کو نظام حیات کی شکل دینے اور نشاۃ ثانیہ کی
 نوک پلک درست کرنے میں سرگرم عمل ہیں ان کو بہر صورت حالات کی نبض پر انگلی رکھے اور زمانہ کا تیور
 پہچاننے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اگر ان لوگوں نے مذہب کی رہنمائی میں حالات و زمانہ سے بے اعتنائی برتی اور
 زکوٰۃ و صدقات کے تفصیلی احکام بیان کر کے اسلام کے معاشی نظام سے فارغ ہو گئے تو ملت کو سخت
 قسم کی کشمکش سے دوچار ہونا پڑے گا جس کے اصل ذمہ دار یہ لوگ قرار پائیں گے۔

خراج کا نظام قائم کیا | حضرت عمرؓ نے توسیعی پروگرام کے تحت "خراج" کا نظم قائم کیا حالانکہ
 اس سے پہلے ثبوت نہیں ملتا ہے۔ خراج کے نظم میں زیادہ استفادہ رومی و ایرانی دنیا سے کیا گیا تھا جیسا کہ
 علامہ ماوردی کہتے ہیں:

وکن السوادنی اول ایام الفرس جاریاً سواد عراق میں ایرانی حکومت کے ابتدائی زمانہ میں
 علی المقاسمة الی ان مسحه ووضع پیداوار کی بٹائی کا طریقہ راجح تھا۔ قباد بن فیروز نے
 الخراج علیہ قباد بن فیروز کے زمین کی پیمائش کر کے اس پر لگان مقرر کیا۔
 اسی طرح شام میں ایک قدیم یونانی بادشاہ کا قانون نافذ تھا جس نے پیداوار کے لحاظ سے زمین کے مختلف
 راج قائم کر رکھے تھے اور اسی لحاظ سے مختلف قسم کی شرح لگان مقرر کر رکھی تھی۔^{۱۸}
 نیز مصر میں رومیوں کا قانون لگان نافذ تھا اور لگان کے علاوہ غلہ کی ایک کثیر مقدار پائیہ تخت
 لئے وصول کی جاتی تھی۔^{۱۹}

حضرت عمرؓ نے خراج کو باقی رکھا اور ظلم و ستم کے طریقوں اور کاشت کاروں کے ساتھ زیادتی پر

۱۰ الاعتصام بلشاپی ح الفرق بین البدع والمصالح ص ۳۳۶ فصل فاذا اقرر هذا فليرجع الخ

۱۱ الاحکام السلطانیہ لماوردی ص ۱۲۴ - ۱۸ الفاروق ح شام - ۱۹ کتاب المخطط للمقریزی ص ۲

مبنی تو این وضوابط کو ختم کر دیا۔^{۲۰}

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر مذہب قدیم تنظیم کا نام ہوتا تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکسوں کے بارے میں ایک بات طے فرمادیتے اور خراج کا نظام قائم کرنے میں رومیوں اور ایرانیوں سے استفادہ کی ضرورت نہ ہوتی۔

نہ صرف خراج کو باقی رکھا بلکہ سہولت کار اور باشندوں کی رعایت سے دفاتر کی زبان میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔
ولم یزل دیوان الشام بالرومیۃ شام کا دفتر ہمیشہ رومی زبان میں رہا یہاں تک کہ
حتی ولی عبد الملك^{۲۱} عبد الملك خلیفہ ہوئے۔

لم یزل دیوان خراج السواد دوسائر سواد اور پورے عراق کے خراج کا دفتر
العراق بالفارسیۃ فلما ولی الحجاج^{۲۲} فارسی زبان میں حجاج کے زمانہ تک رہا۔
اور سابق افسران کو بھی بڑی حد تک بحال رکھا^{۲۳}

ایک کے قتل میں جماعت حضرت عمرؓ نے سیاست شرعیہ کے تحت شخص واحد کے قتل میں شریک
کے قتل کا حکم دیا جماعت کو قتل کرنے کا حکم دیا حالانکہ یہ نص سے ثابت نہیں ہے۔
علامہ شاطبیؒ کہتے ہیں:

يجوز قتل الجماعة بالواحد والمستند ایک کے بدلہ جماعت کا قتل کرنا جائز ہے اور
فيه المصلحة المرسلۃ اذ لا نص علی مستند، اس میں مصلحت مرسلہ ہے کیونکہ اس
عين المسألة لكنه منقول عن مسأله میں کوئی نص نہیں، لیکن حضرت عمرؓ سے
عمر بن الخطاب^{۲۴} یہ منقول ہے۔

توسیع پر وگرام کے لئے حضرت عمرؓ نے توسیعی پروگرام کو چلانے کے لئے مستقل مجلس قائم کر رکھی تھی
مستقل مجلس قائم کی جس کے ارکان میں حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ،
حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت وغیرہ اکابر شامل تھے۔^{۲۵}

^{۲۰} تفصیل کے لئے راقم کی کتاب اسلام کا زرعی نظام ملاحظہ ہو۔

^{۲۱} و^{۲۲} فتوح البلدان نقل دیوان الرومیۃ ص ۲۰۱ و نقل دیوان الفارسیۃ ص ۳۰۸۔^{۲۳} الخطة للمقرنی ص ۱۲۳

^{۲۴} الاعتصام للشاطبی ص ۲۸ الفرق بین البدع والمصالح ص ۳۰۸۔^{۲۵} کنز العمال ص کتاب الخلافة
مع الامارة من قسم الافعال ص ۱۳۴۔

اس کے علاوہ ایک اور مجلس تھی جو اکابر مہاجرین پر مشتمل تھی اور اس میں روزانہ انتظامات و ضروری معاملات پر گفتگو ہوتی تھی۔

کان للمہاجرین مجلس فی المسجد فکان
 عمر مجلس و یجد ثہم عما ینتھی الیہ ان کے ساتھ بیٹھتے اور مملکت کی خبروں سے مطلع
 من امر الآفاق۔ ۲۶
 کر کے ان سے نف کو کرتے تھے۔

نو پیدائندہ مسائل جن میں مشورہ اور اجتہاد کی ضرورت ہوتی ان کا نام "صوائی الامم" رکھا تھا۔^{۳۷}
 حضرت عمرؓ نے حالات کی رعایت سے قاضیوں کی زیادہ تنخواہیں مقرر کیں تاکہ باہر کی آمدنی کی
 ضرورت نہ رہے اور حالات کی رعایت سے یہ قانون مقرر کیا کہ قاضی دولت مند اور معزز شخص
 ہی کو بنایا جاسکتا ہے کیوں کہ دولت مند سے رشوت نہ لینے کی زیادہ توقع تھی اور معزز سے مرعوب
 نہ ہونے کی زیادہ امید تھی۔^{۳۸}

ماہنامہ "برصانہ" دہلی بابتے جولائی ۱۹۶۶ء سے شکر یہ کے ساتھ۔ (مدیر)

۲۶ فتوح البلدان۔ ۲۷ اعلام الموقعین خ من الراى المجمود ص ۵۷۔

۳۸ اخبار القضاة لمحمد بن خلف از الفاروق۔